بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۴ ماہ شہادت ۱۳۲۱ھش | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | ۱۴ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کو چک ۶۷ ج ب ضلع لائلپور سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے بہت سے نمائندگان اور مہمان تشریف لے آئے ہیں۔

چوہدری حکم دین صاحب چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودہ گزشتہ سال ۱۷ مارچ ۱۹۴۱ء کو فوت ہوئے اور امانتاً اپنے وطن میں ہی مدفون تھے۔ آج ان کی نعش لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

عذابِ شدید کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

اور

جماعت احمدیہ کی ذمہ واریاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متعدد الہامات اور ان کی تشریحات میں خدا تعالیٰ کے جس عذاب شدید کو زلزلہ۔ حادثہ۔ خارق عادت اور سخت تباہی ڈالنے والی آفت۔ زلزلہ سے شدید مشابہت رکھنے والی آفت۔ نہایت شدید آفت۔ نمونۂ قیامت زلزلہ قرار دیا ہے۔ اس کی تکمیل اگر موجودہ جنگ میں ہی ہونے والی ہے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ بہت سی علامات صادق آ رہی ہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتاتے ہوئے کہ اس قسم کی آفت، اور عذاب دنیا میں کب آئے گا۔ اور اس وقت کیا حالات ہوں گے۔ ایک موقعہ پر تحریر فرمایا ہے:۔

"خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس وقت آؤں گا کہ جب دل سخت ہو جائیں گے۔ اور زلزلہ آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کر لیں گے اور خدا فرماتا ہے۔ کہ میں مخفی طور پر آؤں گا۔ اور میں ایسے وقت میں آؤں گا۔ کہ کسی کو بھی اطلاع نہ ہوگی۔ یعنی لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے۔ کہ یک دفعہ وہ آفت نازل ہو جائے گی۔ اور اس سے پہلے لوگ تسلی کر بیٹھے ہوں گے۔ کہ زلزلہ نہیں آئیگا اور اپنے تئیں بے خطر اور امن میں سمجھ لیا ہوگا۔ تب یک دفعہ یہ آفت ان کے سر پر ٹوٹے گی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۹۲)

دوسری علامات کے علاوہ ان سطور میں جس قدر باتیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب موجودہ جنگ پر عائد ہوتی ہیں۔ یہ تو مسلّم ہے۔ کہ قرآن کریم کے رو سے خدا کے آنے سے مراد سخت عذاب کا آنا ہوتا ہے۔ پس مطلب یہ ہوا۔ کہ وہ عذاب شدید اس وقت آئے گا۔ جب لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زلزلہ آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کر لیں۔ یہ بات موجودہ جنگ کے وقت اس طرح پوری ہوئی کہ عام طور پر سمجھ لیا گیا تھا۔ کہ اب کوئی بڑی جنگ نہ ہوگی۔ اور اسی وجہ سے حکومت برطانیہ نے جنگی تیاریوں کو پس پشت ڈال رکھا تھا۔ اور آخر وقت تک یہی کوشش کی گئی۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ جنگ میں نہ کودنا پڑے۔

پھر فرمایا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں مخفی طور پر آؤں گا۔ اور میں ایسے وقت میں آؤں گا۔ کہ کسی کو بھی اطلاع نہ ہوگی۔ یعنی لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے۔ کہ یک دفعہ وہ آفت نازل ہو جائے گی۔ موجودہ جنگ میں ایسا ہی ہوا۔ تمام لوگ اپنے کاروبار میں سرگرمی سے مصروف تھے۔ کہ جنگ شروع ہو گئی۔

یہ اور بہت سی دوسری علامات اس طرف اشارہ کرتی ہیں۔ کہ موجودہ جنگ وہ آفت ہے۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی۔ پس اگر فی الواقعہ موجودہ آفت اور سخت تباہی کی تکمیل اسی جنگ میں ہونے والی ہے تو اس موقعہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے جو بشارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرنے کا بہت زیادہ احساس ہونا چاہیئے۔ اور وہ وہی ذمہ واریاں ہیں۔ جن کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ موجودہ جنگ کے شروع سے لے کر اب تک کئی بار اپنے خطبات اور تقاریر میں توجہ دلا چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس نہایت ہی خوفناک اور تباہی خیز حادثہ کے وقت جو بشارات دی گئیں۔ وہ یہ ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

"اس زلزلہ کے آنے سے تیرے لئے فتح نمایاں ہوگی۔ اور ایک مخلوق کثیر تیری جماعت میں داخل ہو جائے گی۔ اور تیرے لئے وہ آسمانی نشان ہوگا۔ تیری تائید کے لئے خدا خود اُترے گا۔ اور اپنے عجائب کام دکھلائے گا۔ جو کبھی دنیا نے نہیں دیکھے۔ اور دور دور سے لوگ آئیں گے۔ اور تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔ اور وہ زلزلہ پہلے زلزلہ سے بڑھ کر ہوگا۔ اس میں قیامت کے آثار ظاہر ہوں گے اور دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرے گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۹۲)

مندرجہ بالا سطور میں بعض تو وہ علامات ہیں۔ جو اس نشان کی وضاحت کے لئے ہیں۔ اور بعض بشارات ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک فتح نمایاں ہوگی۔ مخلوق کثیر احمدیت میں داخل ہوگی۔ اور دور دور سے لوگ آئیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہونگے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس موقعہ سے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمایاں فتح۔ اور آپ کی جماعت کی خاص ترقی کو مقدر کیا ہے۔ لیکن یہ بھی واضح بات ہے۔ کہ اگر وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے کسی انعام کے مورد بننے والے ہوں۔ اپنی کوتاہی۔ اور کم ہمتی کی وجہ سے اپنے آپ کو اس کے مستحق ثابت نہ کریں۔ تو انہیں اس انعام سے محروم بھی کر دیا جاتا ہے۔

اس کے متعلق حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کی مثال بالکل واضح ہے۔ جسے ارض مقدسہ پر قابض ہونے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر جب اس نے کم ہمتی دکھائی۔ تو ایک عرصہ کے لئے محروم کر دی گئی۔ پس خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ فتح و نصرت کے جو وعدے کئے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے۔ لیکن اگر ہم اپنے آپ کو ان کے مورد بننے کے قابل ثابت نہ کریں۔ تو ہم محروم رہ جائیں گے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت کو بار بار اس طرف متوجہ فرما رہے ہیں۔ کہ جماعت کو اپنے اعمال میں اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور ایک جماعت ہو کر جیسا کہ جماعت ہونے کے فرائض ہیں اپنی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

پس جہاں جنگ میں کئی قسم کے خطرات ہیں۔ وہاں اس میں ہمارے لئے بہت بڑی بشارات بھی ہیں۔ بشرطیکہ ہم اپنے اندر وہ تمام صفات پیدا کر لیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے ہر فرد میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے ایسے فرمانبردار اور اطاعت شعار بندے بن جائیں۔ کہ وہ ہمیں انعامات کے مورد بنانے کے قابل سمجھے۔ پھر خدا تعالےٰ کی تمام مخلوق اور ہر مذہب و ملت کے انسانوں کے ساتھ ہمارا ایسا مشفقانہ اور منصفانہ سلوک ہو۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیں اپنی مخلوق کے سچے خادم قرار دے کر اس کی اور زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ ہمیں اپنی عبادات اور اپنی دعاؤں میں نہایت خشوع پیدا کرنا چاہیئے۔ اعمال نہایت اعلیٰ درجہ کے ہونے چاہئیں۔ اور تبلیغ دین نہایت احسن پیرایہ میں کرنی چاہیئے۔

جنگ کے خطرات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع تحریک سے ہی ہر احمدی کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ وہ ماہوار اپنی آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرے۔ اور پھر اُسے "امانت فنڈ تحریک جدید" میں جمع کرائے۔ تاکہ اس کی ان ضروریات میں جو مکان بنانے کے متعلق ہوں۔ یا بچوں کی تعلیم کے متعلق ہوں۔ یا ان کی شادیوں کے متعلق ہوں کام آئے۔ بہت ہیں جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان زریں ہدایات پر عمل کرتے ہوئے تحریک جدید کی امانت میں روپیہ جمع کرتے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر اب تو جنگ کے خطرات نے اور بھی احباب کو متوجہ کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنا مال امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع کرائیں۔ اور ان کو جب بھی ضرورت ہو واپس لیا جا سکتا ہے۔ پس اب تو کسی ایک احمدی کو ایسا نہ رہنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں نہ جمع کرا رہا ہو۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بابت سال چہارم

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ اپنی زندگی چار سال بخیر و خوبی ختم کر کے اب پانچویں سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ سال چہارم کی مساعی کا خلاصہ رپورٹ کی صورت میں طبع کرایا گیا ہے۔ جو انشاء اللہ مجلس شوریٰ کے بعد مجالس کو روانہ کی جائے گی۔ اس ضمن میں زعمائے کرام اور قائدین مجالس کو خاص طور پر ہدایت دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس رپورٹ کو تمام اراکین مجلس کو جمع کر کے سنائیں۔ تا انہیں معلوم ہو سکے کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے تھا۔ کیا کیا ہے۔ اور کیا کرنا باقی ہے۔ تاکہ اپنی گزشتہ کارگزاری کا محاسبہ کر کے نئے سال میں نئے عزم نئے جوش اور بلند ارادوں کو لے کر کام کریں۔ اور استقلال کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔

سعید احمد فاروقی نائب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روحانی لذّات کا اثر

"جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے۔ تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے۔ کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے۔ جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بے باکی کی جڑھ بے خبری ہے۔ جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے۔ وہ بے باک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے۔ کہ ایک پُر زور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رُخ کیا ہے۔ یا اس کے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے۔ اور صرف ایک ذرا سی جگہ باقی ہے۔ تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعوےٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہرے رہو۔ سو تم آنکھیں کھولو۔ اور خدا کے اس قانون کو دیکھو۔ جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔" (کشتی نوحؑ)

ماہ اپریل کا رسالہ "فرقان"

رسالہ فرقان بابت اپریل ۱۹۴۲ء چھپ کر تیار ہے۔ اس میں دیگر ضروری مضامین کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وہ اہم اور دلچسپ جوابات بھی درج ہیں۔ جو حضور نے ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کے سوالات پر بیان فرمائے۔ توقع ہے کہ احباب اس رسالہ کو غیر مبایع اصحاب تک پہونچانے کی خاص جدوجہد کریں گے۔ اس سلسلہ میں میں احباب سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ غیر مبایعین کے نام رسالہ فرقان جاری کرائیں۔ معاون حضرات کے عطیہ سے مجلس رفقاء احمد قریباً دو صد ایسے غیر مبایع اور غیر احمدی اصحاب کے پاس بلا قیمت رسالہ بھیج رہی ہے۔ جو غیر مبایعین کا اخبار پڑھتے ہیں۔ لیکن ابھی تین سو کے قریب ایسے اصحاب موجود ہیں۔ جن کے نام ان کا اخبار جاتا ہے۔ ایسے دوستوں کے نام فی خریدار ایک روپیہ سالانہ کے لحاظ سے فرقان جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔ اپنے معلومات میں اضافہ کے لئے بھی اس رسالہ کی خریداری ضروری ہے۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر "فرقان"

جامعہ احمدیہ کے درجہ اولےٰ اور ثالثہ کا نتیجہ

جامعہ احمدیہ کے درجہ اولےٰ و درجہ ثالثہ کے سالانہ امتحان میں مندرجہ ذیل طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔

درجہ ثالثہ۔ خورشید احمد چغتائی ۴۷۰/۹۰۰

درجہ اولےٰ۔ خورشید احمد ۶۴۲/۹۰۰۔ مبارک احمد ۵۸۴۔ محمد عثمان احمد ۵۶۴۔ سید عبد العزیز ۴۶۲۔ محمد اسحاق ساقی ۴۸۰۔ بشارت احمد ۴۲۰۔ سید ولی اللہ ۳۹۱۔ عبد الرشید ۴۰۲۔ احمد رشید مالاباری ۳۸۰۔ نور الدین زیر تجویز۔

(نوٹ) درجہ اولےٰ میں سے دو طالب علم کامیاب نہیں ہو سکے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دعائے مغفرت — میری خالہ صاحبہ چند روز بعارضہ بخار بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ خاکسار محمد اسلم از لدھیانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "الوصیت"

اور

غیر مبایعین

میں نے اپنے ایک سابقہ مضمون میں جو "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ بعض ان وساوس کا ذکر کیا تھا۔ جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنی کتاب مجدد اعظم حصہ دوم میں مقبرہ بہشتی کے متعلق پیدا کر کے اپنی طرف سے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اب ان کے بعض اور مغالطوں کو پیش کرتا ہوں

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "الوصیت" میں اپنی وفات کے متعلق الہامات درج کرنے کے بعد خدا تعالےٰ کی اس سنت کا ذکر فرمایا ہے۔ جو قدیم الایام سے اس کی اپنے رسولوں اور نبیوں سے پوری ہوتی آئی ہے۔ اور اس کا خلاصہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے:-

"غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول اپنے نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے .... تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے"

مگر ڈاکٹر صاحب نے حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ میں سے لفظ "نبی" حذف کر کے لفظ "مامور" لکھ دیا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تمہید لکھی ہے۔ اس کے خلاصہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"تمام رسولوں کی خواہ نبی ہوں۔ یا مجدد اللہ تعالےٰ نصرت فرماتا ہے"

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قطعاً نہ تمہید میں اور نہ ہی خلاصہ تمہید میں کہیں الفاظ مجدد اور مامور استعمال فرمائے ہیں۔ یہ تغیر ڈاکٹر صاحب نے محض اس لئے کیا ہے۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زمرۂ انبیاء میں شامل نہ سمجھے جا سکیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس سنت اللہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ خدا کے نبیوں۔ اور رسولوں کے متعلق وقوع میں آتی رہی ہے (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگے چل کر ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا) نہ کہ کسی مجدد و محدث کے ساتھ۔

پس ڈاکٹر صاحب کا لفظ مجدد۔ اور مامور لکھنا محض اس لئے ہے۔ تا کہ لوگوں کے یہ ذہن نشین کیا جائے۔ کہ خدا کی یہ سنت نبیوں۔ اور رسولوں کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ مجددوں کے ساتھ بھی واقعہ ہوتی رہی ہے۔ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی خدا کا یہ سلوک ہو۔ تو وہ نبیوں اور رسولوں کے زمرہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خدا کا یہ سلوک مجددوں کے ساتھ ہی ہوتا رہا ہے۔ نہ صرف نبیوں اور رسولوں کے ساتھ۔

(۲)

ڈاکٹر صاحب "مجدد اعظم" کے صفحہ ۱۰۶۱ پر لکھتے ہیں:-

"بد قسمتی سے بعض انسانوں نے قدرت ثانیہ کو سمجھ لیا کہ کوئی آدمی ہوگا۔ جو قدرت ثانیہ ہوگا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ قدرت ثانیہ تو اس نصرت الٰہی کا نام حضرت صاحب نے رکھا تھا۔ جو مرسلوں کے شامل حال ہوتی ہے"

قدرت ثانیہ کے متعلق جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس طرح خدا تعالےٰ کی قدرت اولیٰ کے مظہر تھے۔ اسی طرح قدرت ثانیہ کے مظہر بعض وجود ہوں گے۔ جن کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی قدرت اور نصرت کا اظہار ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اخفائے حق کی خاطر ایک عبارت رسالہ الوصیت سے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۶۱ پر نقل کرتے وقت وہ سطور حذف کر دی ہیں۔ جو یہ ہیں:- کہ

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"

ڈاکٹر صاحب نے از راہ تحریف یہ عبارت محض اس لئے حذف کر دی۔ کہ وہ اپنی من گھڑت تاویل پیش کر سکیں۔ اگر نبی کی وفات کے بعد مظہر قدرت ثانیہ جماعت ہوتی۔ تو پھر کیونکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ لکھتے۔ کہ:-

"خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کرتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے"

پس جماعت کیونکر مظہر قدرت ثانیہ ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ خود ایسی حالت میں ہوتی ہے کہ اس کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ اور گرنے کو تیار ہوتی ہے۔ قدرت ثانی کا مظہر نبی کی وفات کے بعد فرد واحد ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے:-

"پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت میں ہوا .... تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے (نہ جماعت کو) دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا"

مگر ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۶۲ پر لکھتے ہیں۔ "حضرت اقدس نے اپنی وصیت میں اپنے بعد کوئی خلیفہ مقرر نہیں کیا"۔

ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خود خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جبکہ خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ ہر نبی کی وفات کے بعد اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بھی خدا تعالےٰ کا یہی ارادہ تھا۔ کہ وہ خود کسی وجود کو کھڑا کر کے اپنی دوسری قدرت کا ہاتھ دکھائیگا اور اس نے وعدہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ (یعنی خلافت اگر انجمن دوسری قدرت کا مظہر تھی۔ تو وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آ چکی تھی) جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدے گا۔ (یعنی جماعت کے لئے) جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

ان سطور میں واضح طور پر جماعت احمدیہ کو خلافت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور وہ وعدہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ بہتر یہی ہے، کہ ڈاکٹر صاحب خدا کی قدرت ثانیہ کا مقابلہ نہ کریں۔ کیونکہ یہ ان کے بس کی بات نہیں وہ جماعت احمدیہ کو خدا کے فضل سے گمراہ نہیں کر سکتے۔ میں تمام حق جو اور شریف الطبع اہل پیغام کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "الوصیت" خود غور سے پڑھیں۔ اور موازنہ کر کے دیکھیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کس قدر مغالطہ دہی سے کام لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور خلافت کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو حق ان پر ظاہر ہو جائیگا وہ اسے قبول کر کے خدا کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جزاہ اللہ الکریم سکرٹری اصلاح و ارشاد

جماعت پشاور

تحریک جدید کا مطالبۂ وقف زندگی

(۱)

صفحہ عالم ایک حد درجہ ہیبت ناک اور پرہول جنگ کا تختہ مشق بنا ہوا ہے دنیا کی مادی طاقتیں اپنی پوری تیاری کے ساتھ دنیا کے اس سازوسامان کو تباہ کر رہی ہیں جو کبھی دنیا کی آسائش کا باعث تھا۔ اس جنگ میں لڑنے والی اقوام کا مقصد وحید اپنی برتری اور غلبہ کا حصول ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں انہیں کوئی چیز عزیز نہیں۔ چنانچہ نہ مال کی پروا کی جا رہی ہے نہ جان کی۔ وہ نوجوان جنہیں ان کی ماؤں نے بیشمار آرزوؤں کے ساتھ پالا۔ آج جنگ کے مہیب دیوتا کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ وہ اموال جو سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد پیدا کئے گئے تھے۔ آج جنگ کے خوفناک اور خونخوار دیوتا کے آگے نچھاور کئے جا رہے ہیں۔ ہر دن اپنے ساتھ ہزارہا اٹھتی ہوئی جوانیوں کی تباہی کی خبر لاتا ہے۔ اور غضب تو یہ ہے کہ یہ ظالم دیو سیر ہونے میں نہیں آتا۔ جدھر رخ کرتا ہے۔ آبادیوں کی آبادیوں کا صفایا کر دیتا ہے۔ اور زندگی کی لہلہاتی وادیوں کو آنِ واحد میں سرد موت کی شکل میں بدل ڈالتا ہے۔ یہ جنگ دنیوی لوگوں کے درمیان دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے دنیوی وجوہ کے باعث دنیوی وجوہ کے باعث۔ دنیوی اغراض کے پیش نظر دنیوی ذرائع کے ساتھ لڑی جا رہی ہے۔ کوئی فریق ایسا نہیں۔ جس کے سامنے دنیاداری سے زیادہ بلند کوئی مقصد ہو۔ یا جسے اس جنگ کے نتیجہ میں دنیا کے علاوہ کسی اور شے کی خواہش ہو؛

(۲)

لیکن اس جنگ کے پس پردہ ایک اور جنگ لڑی جا رہی ہے۔ جس کی وجوہ۔ اغراض مقاصد اور ذرائع دنیا دارانہ نہیں۔ وہ جنگ شیطان اور رحمان کے درمیان ہے۔ جس کے سپاہی جرمن اور انگریز نہیں۔ نہ جاپانی اور امریکن ہیں۔ بلکہ اس جنگ میں لڑنے والے رحمان کی فوج کے سپاہی شیطان کی فوج کے سپاہیوں سے برسرپیکار ہیں۔ اس جنگ کے مقاصد بہت بلند ہیں۔ اس کے ذرائع بھی بہت نرالے ہیں۔ اس کے ہتھیار بھی بالکل اچھوتے ہیں۔ اس جنگ کا اثر نہ مٹنے والا ہے۔ کیونکہ ابتدائے عالم سے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے لیکن آج اس جنگ کو آخری بار اور فیصلہ کن انداز میں لڑا جا رہا ہے۔ شیطانی فوج کے مقابلہ میں رحمانی فوج کے سپاہی احمدی نوجوان ہیں۔ جنہیں اپنی فتح پر اس سے کہیں زیادہ یقین ہے۔ جتنا کہ اتحادیوں کو اپنی فتح پر ہے۔ کیونکہ ان کے یقین کی بنیاد انسانی اندازوں اور قیاس آرائیوں پر نہیں۔ بلکہ اس خدائے فعّال وقدیر کے پرشوکت وعدوں پر ہے۔ جس کے قول وفعل میں مطابقت تامہ ہے۔ اور جس کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں۔

(۳)

ہم احمدی ہی اس وقت نبی کی جماعت ہیں۔ کیونکہ دنیا کی کوئی قوم خواہ وہ سینکڑوں ہزاروں نبیوں پر بھی ایمان لانے کی دعویدار ہو۔ لیکن پھر بھی وہ انبیاء کی جماعت نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کے نبی کو نہیں مانتی۔ یہود نبیوں کو مانتے ہیں۔ لیکن چونکہ حضرت موسےٰ کے بعد آنے والے نبیوں کے وہ منکر ہیں۔ اس لئے انبیاء کی جماعت نہیں۔ ہندو بعض نبیوں پر ایمان لاتے ہیں مگر وید کے رشیوں کے بعد آنے والے نبیوں کے منکر ہیں۔ اس لئے وہ بھی انبیاء کی جماعت نہیں۔ عیسائیوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ نبیوں کو مانتے ہیں۔ لیکن وہ بھی انبیاء کی جماعت نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کے بعد انہوں نے نبوت کا انکار کر دیا۔ مسلمان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں پر ایمان لانے کے دعویدار ہیں۔ لیکن انبیاء کی جماعت وہ بھی نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ اس زمانہ کے فرستادہ کے منکر ہیں۔ پس لازمی طور پر احمدی جماعت ہی انبیاء کی جماعت ہے۔ اور اسی جماعت کے نوجوان ہی اس فوج کے سپاہی ہیں۔ جو شیطان کے ساتھ آخری جنگ کرنے کے لئے رحمان کی فوج کے نام سے تیار ہو رہی ہے

(۴)

ہم احمدی ہیں یہ ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ ہمیں روحانی غلبہ حاصل ہوگا۔ یہ ہمارا یقین ہے۔ یہ فخر اور یہ سعادت دنیا کی جاہ وحشمت سے کہیں زیادہ وقیع اور قابل قدر ہے۔ کہ اس کو عطا کرنے والی وہ ہستی ہے۔ جس نے دنیا کو اس کی تمام رعنائیوں دلفریبیوں اور دلکشیوں کے ساتھ پیدا کیا۔ پس دنیا ہمارے سامنے حقیر ہے۔ کہ یہ فانی اور زوال پذیر ہے۔ ہم تو اس ذات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جو حسن لازوال رکھتی ہے۔ پس ہم اپنی نگاہوں میں ایک فانی اور عارضی شے کو کیونکر جگہ دے سکتے ہیں۔ ہمارا رحمان کے سپاہی ہونا اور احمدی کہلانا ہی ہمارے لئے اس دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی خطاب ہے۔ ہاں ہمارا یہ فخر ہم سے ایک خراج اور ٹیکس چاہتا ہے اور اس کے ادا کئے بغیر ہم مزید ترقیات حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ خراج کیا ہے۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا اور اسی راہ میں جینا۔ ایسی موت پر ہزاروں زندگیاں قربان جس کے بدلہ میں دائمی حیات ملے۔ شیطان کا سپاہی مر کر زندہ نہ ہوگا۔ کہ شیطان کے پاس زندگی بخش طاقت نہیں۔ لیکن رحمان کا سپاہی مر کر اپنے مولا کی گود میں جائیگا۔ جہاں ابدی زندگی اس کے انتظار میں ہے۔ خدا کی راہ میں مرنے والا مرتا نہیں نہ مر سکتا ہے ایسا خوش قسمت انسان جب اس فانی عالم کو چھوڑتا ہے۔ تو اس ہمیشہ کے عالم میں خدا تعالےٰ کے فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں۔

(۵)

ہمارے محبوب آقا اور اس روحانی فوج کے سپہ سالار نے رحمانی فوج کے لئے ایک راستہ کھولا ہے۔ اور وہ زندگی وقف کرنا ہے ہمارا امام حکم خداوندی کے ماتحت ہمیں اس طرف بلاتا ہے۔ کہ تم دنیا کی رنگینیوں سے دھوکہ مت کھاؤ۔ اور ان سے سبق لو کہ دنیادار لوگ حقیر اور ذلیل مقاصد کے لئے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ وہ دنیوی لذات کے حصول کے لئے جن کا وجود وقتی اور اثر عارضی ہے۔ سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔ پھر تم جو رحمان کی فوج کے سپاہی ہو۔ جن کا مقصد بلند اور نہائت درجہ بلند ہے۔ اور جن کے پاک مقصد کے حصول کی لذات کا نشہ دائمی اور غیر فانی ہے۔ تم کس طرح کسی قربانی سے پیچھے ہٹ سکتے ہو پس دنیا اور اہل دنیا کیطرف دیکھو مگر سبق لینے کے لئے کہ یہ مکتب درس عبرت ہے۔ یہ رہنے کی جا نہیں۔ تم رحمانی فوج کے سپاہی ہو۔ تمہارا کیمپ اور ٹھکانا رحمان کا وہ مضبوط قلعہ ہے۔ جسے زوال نہیں۔ اور جو روحانی دنیا کے وسط میں کمال پختگی کے ساتھ کھڑا ہے۔ پس تم اپنے اصل مقام کیطرف پرواز کرو۔ اور خدا کے راستہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ ہمارا امام دنیا کو بتانا چاہتا ہے۔ کہ رحمانی فوج کے سپاہی دنیا سے بالکل بے نیاز ہیں۔ اور انہیں دنیا اپنی کشش سے اپنی طرف مائل نہیں کر سکتی۔ پس آؤ اور اپنی نیتوں کو درست کر کے خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے تن من سے اسی کے ہو جاؤ۔ کہ اپنے قول وفعل کی مطابقت ثابت کرنے کا یہی بہترین طریق ہے

(۶)

اس مادہ پرست زمانہ میں اس قسم کی قربانی خدا کے حضور بہت وزن رکھتی ہے۔ کیونکہ جب چاروں طرف سے لامذہبیت اور دہریت کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ تو خدا کی آواز پر لبیک کہنے والا یقیناً خدا کے ہاں مقبول قدر کیا جائے گا۔ بہت ممکن ہے کہ بعد میں اس قربانی کی کم قیمت رہ جائے پس اے رموز روحانیہ کے سمجھنے والو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہو۔ اور قبل اس کے کہ تم اس قربانی کے لئے مجبور کئے جاؤ۔ اپنی مرضی سے اس کی طرف آؤ۔ آجکل اعلیٰ ڈگری کے امتحانات قریب آ رہے ہیں۔ اگر امتحانات میں شامل ہونے سے قبل آپ اپنی نیتوں کو اس نیک مقصد کی طرف بدل دیں۔ اور ابھی سے یہ ارادہ کر لیں۔ کہ آپ نے اپنے امام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے بی۔ اے یا مولوی فاضل بننے کے بعد اپنی زندگی کو خدمت دین کے لئے وقف کر دینا ہے۔ تو یہ نہائت مبارک ہے کہ انبیاء کی جماعت ہو کر بھی اگر ہم اس مقصد کو پورا نہ کریں تو کیا فائدہ ہمارا انبیاء کی جماعت کے فرد کہلانے کا۔ دنیا کیطرف دیکھو کہ وہ کس غرض کے لئے کوشاں ہے۔ اگر ہم آج اپنے آپ میں دوسروں سے ایک مابہ الامتیاز پیدا نہیں کرینگے۔ تو ہم اپنی برأت پیش نہ کر سکیں گے۔ پس اس کامیابی کی راہ پر قدم مارو کہ کامیابی کا اور کوئی راستہ نہیں۔ کیونکہ دوسرے راستے تو لوگوں نے تجویز کئے ہیں۔ اور یہ خود ہمارے خدا نے۔ اے خدا ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

خاکسار ناصر احمد واقف تحریک جدید

آہ! میاں محمد شریف صاحب سیالکوٹی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی زندگیوں میں ہمیں کچھ اس قسم کا تغیر نظر آتا ہے کہ جو بجز انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے کہیں اور دکھائی نہیں دیتا۔ حضور علیہ السلام کے جن صحابہ سے ملنے کا مجھے اتفاق ہؤا۔ میں نے ان کے اندر ایک نور پایا جس سے متاثر ہوئے بغیر میں نہ رہ سکا۔ یہ مبارک وجود ایک ایک کرکے ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ان کی جدائی لاریب ہمیں خون کے آنسو رلاتی ہے مگر ؎

چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چند روز ہوئے میاں محمد شریف صاحب زرگر کی وفات کی خبر "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ بزرگ خاکسار کے ہموطن تھے۔ مجھے ان سے ملنے کا اکثر موقعہ ملتا۔ فرمایا کرتے کہ ہم لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر خدا تعالےٰ کی زندہ ہستی کے روشن نشانات دیکھے ہیں۔ نہ معلوم لوگ ان نشانات کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیوں ایمان نہیں لاتے۔

ایک دفعہ میرے دریافت کرنے پر کہ آپ کب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے قریب اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی۔ بعدہٗ ہم اپنے مولا کے ہو گئے۔ اور وہ ہمارا ہو گیا۔ اس کے دین کی خدمت ہمارا شغل اور عبادت الٰہی ہماری غذا ہے۔

جب کبھی سیالکوٹ کے گرد و نواح میں دس دس۔ پندرہ پندرہ کوس کے فاصلہ ہماری جماعت کا کوئی جلسہ یا مناظرہ ہوتا۔ تو پیدل اس میں شامل ہوتے۔ پڑھے لکھے تو کچھ نہ تھے۔ لیکن کتب مسیح موعود علیہ السلام کے شوق نے انہیں کچھ پڑھا ہی لیا۔ وفات کے آخری سالوں میں اخبار الفضل اور سلسلہ کے دیگر اخبارات اور کتب بخوبی پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ پڑھنا لکھنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے حاصل ہؤا ہے۔

نہایت خوش اخلاق اور با خدا انسان تھے۔ چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کا ادب ہمیشہ پیش نظر تھا۔ تہجد کے علاوہ دیگر نمازیں مسجد میں باقاعدگی کے ساتھ باجماعت ادا کیا کرتے مسجد احمدیہ کی صفائی میں جب لگے ہوتے۔ اور خاکسار عرض کرتا کہ لائیے مجھے ثواب کا موقع دیں۔ تو فرماتے بچہ تمہاری ابھی کونسی عمر ہے۔ اللہ تعالےٰ تم کو موقعہ دیتا ہی رہیگا اب ہمارا وقت ہے۔ شاید اسی کی بدولت میرے گناہوں کی تلافی ہو جائے۔ مہمان نوازی ان کا مرغوب کام تھا۔ جب کبھی سلسلہ کے بزرگوں میں سے کوئی سیالکوٹ آتے۔ تو اکثر ان کی خدمت میں لگے رہتے اپنی طاقت کے مطابق چندوں میں بھی حصہ لیتے۔ ایک دفعہ مجھے فرمانے لگے۔ کہ شاید ہی کوئی جلسہ سالانہ قادیان ہو۔ جس میں مَیں حاضر نہیں ہؤا۔ ورنہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک برابر ہر سال جلسہ پر جاتا ہوں۔ کیونکہ جب تک میں اپنے آقا علیہ السلام کی مقدس بستی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لوں مجھے چین نہیں آتا۔ بیماری کے آخری ایام میں دارالامان میں تشریف لے آئے لیکن صحت پانے کے بعد پھر سیالکوٹ چلے گئے۔ کچھ عرصے کے بعد پھر بیمار ہو گئے وصیت کی ہوئی تھی۔ قدرت نے ان کی اس قربانی کو قبول فرمایا۔ اور بظاہر وفات دے کر ایک ایسی روحانی زندگی آپ کو دی۔ جو وہ اپنے بندوں کو دیا کرتا ہے

وفات کے وقت مرحوم کی عمر غالباً پچپن برس کی تھی۔ آپ بطور یادگار ایک لڑکا چھوڑ گئے ہیں۔ جس کی عمر پچیس برس ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس طرح اس جہان میں اپنے بندہ کو اس کے مقدس آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب بہشتی مقبرہ میں جگہ دی ہے اسی طرح آخرت میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے مقدس قدموں میں رکھے۔

خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی قادیان

لیگوس میں تبلیغ احمدیت

اکیس ۲۱ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے

میں عید الفطر کی طرح عید الاضحیٰ پر بھی حج کے روز سخت بیمار ہو گیا۔ مگر عید کے روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں جماعت کے ساتھ عیدگاہ کو جانے کے قابل ہو سکا۔ کئی غیر احمدیوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ اور خطبہ سنا۔ اتفاق سے اس دن ایک جہاز بندرگاہ میں آ گیا۔ جس میں کلکتہ کے بعض ملاح تھے۔ وہ بھی ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں ان کو کھانا بھی کھلایا۔ پھر بھی وہ کئی دفعہ آئے۔ جب ان کو پتہ لگا۔ کہ ہم اس جگہ مسجد بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے از خود ہی اس کے لئے سوا تین پونڈ چندہ دیا۔ پھر ان میں سے بعض بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے۔ وہاں ان کی ملاقات اور عیادت کے لئے بھی جاتے رہے۔ لنڈن مسجد کا پتہ بھی دیا۔ کیونکہ وہ لنڈن میں ہی رہتے ہیں۔ عید کے موقع پر حسب دستور سابق قربانی کا گوشت ایک جگہ جمع کر کے ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو پہنچایا گیا۔ جو خود قربانی نہ کر سکے تھے۔

یہاں کی براڈکاسٹنگ کمپنی نے مجھے ہر پندرھویں دن تقریر کرنے کا وقت دیا ہؤا ہے۔ اور میں اس موقعہ پر اسلام کے متعلق کچھ نہ کچھ تقریر کرتا ہوں۔ عید سے قبل جو میری باری تھی۔ اس موقعہ پر نصف گھنٹہ تک حج۔ عید اور قربانی کی فلاسفی پر تقریر کی جسے غیر مسلموں تک نے بھی پسند کیا۔ یہ کمپنی بعد میں آپ ہی میری تقریر چھپوا دیتی ہے۔ عید کے بعد دو دفعہ پھر براڈکاسٹ کر چکا ہوں

ایام زیر رپورٹ میں اکیس بالغ مرد اور عورتیں بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئیں۔ ۳۰ بچے پندرہ سال سے کم عمر کے ان کے علاوہ ہیں۔ الحمد للہ

اس جگہ ایک شخص نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ ہم نے لیکچروں کے ذریعہ اس کی خوب قلعی کھولی۔ اب وہ بالکل خاموش ہے۔ اور لوگ بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

جیل خانہ میں مسلمان قیدیوں کو ہفتہ وار اخلاقی اور تبلیغی لیکچر دئیے جاتے ہیں۔ درس بھی باقاعدہ جاری ہے۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اپنے لیکچر الگ دیتے ہیں۔

خاکسار۔ فضل الرحمٰن حکیم از لیگوس

تربیت کے بارہ میں ایک مفید اور مبارک تحریک

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ سید والہ ضلع شیخوپورہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ میں نے اس جماعت کے دوستوں کو یکم تا ۷ مارچ تک ایک تربیتی ہفتہ منانے کی تحریک کی۔ جماعت کے دوستوں نے اس پر لبیک کہا۔ دوست وفود کی صورت میں ان دوستوں سے ملے جو نماز باجماعت میں باقاعدہ نہیں ہیں۔ ان سب کو نماز باجماعت کی تلقین کرتے ہوئے ان سے وعدہ لیا گیا۔ کہ آئندہ وہ باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کیا کریں گے۔ قریب کے بعض دیہات میں تین چار میل پیدل جا کر میرے ساتھ دوستوں نے نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ اکثر دوست اب باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خصوصیت سے میرے ساتھ شیخ امام الدین صاحب صحابی مربی اطفال نے تعاون کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ نیز جماعت کے کل افراد کو نماز با ترجمہ سیکھنے کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ اسوقت تک قریباً ۱۲ افراد نماز کے ترجمہ کا امتحان دیکر پاس ہو چکے ہیں۔ باقی زن و مرد کوشاں ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے بھی آپس میں نماز سادہ اور نماز کا ترجمہ سنایا میرے خیال میں اگر اس طرح ہر جماعت میں تربیتی ہفتہ منایا جائے تو بہت فائدہ ہوگا۔

نظارت ہذا اس جماعت کی اس تجویز اور اس پر اس کے عمل کو دوسری جماعتوں کی اطلاع اور ترغیب کے لئے شائع کرتی ہوئی امید کرتی ہے کہ جماعتیں اس تجویز پر اپنے اپنے مقامات پر عمل

ہندوستان کے مختلف مقامات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاندار جلسے

لکھنؤ

جلسہ سیرت زیر صدارت جناب مولوی انوارالحسن صاحب ایڈووکیٹ صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ لکھنؤ، گنگا پرشاد میموریل ہال میں بوقت ۷ بجے شام منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد گذشتہ تمام سالوں سے بہت زیادہ تھی۔ باوجودیکہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ تھا۔ ہال قریباً تمام بھر گیا۔ ہندو معززین میں سے ڈاکٹر اٹل صاحب نے جو فرانس و دیگر یورپین ممالک میں ایک عرصہ تک قیام فرما چکے ہیں مسئلہ زکوٰۃ پر تقریر کی۔ دوسرے مقرر مسٹر بوس تھے۔ ان کا مضمون دیانت داری پر تھا۔ جو ایک دوسرے صاحب نے اُن کی طرف سے پڑھ کر سنایا۔ مضمون نہایت اچھا تھا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف کی تقریر اور صدر محترم کی تقریر بھی نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ مسلمان رؤسا میں سے چودھری اخلاق حسین صاحب بار ایٹ لاء کی تقریر قابل ذکر ہے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک غیر مسلموں کے ساتھ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور لوگ آخر وقت تک بیٹھے رہے۔ جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہمارے نوجوان طالب علموں مشتاق احمد صاحب و مقصود احمد صاحب نے خوب حصہ لیا۔ اندرون ہال میں ناصر احمد صاحب لوگوں کو مناسب جگہوں پر بٹھانے میں بہت دلچسپی لیتے رہے۔ جناب سیٹھ خیرالدین صاحب پریذیڈنٹ۔ محمد عثمان صاحب و بھائی ضیاء اللہ صاحب اور ڈاکٹر وارث علی صاحب خصوصاً قابل مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں نہایت سرگرم حصہ لیا۔ خاکسار قریشی مختار احمد سیکرٹری تبلیغ

جہلم

۲۹؍مارچ بوقت ۸ بجے شب بصدارت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل۔ بی گجرات سیرت النبی کا جلسہ ہوا جس میں مسلم و غیر مسلم سامعین کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ ایک غیر احمدی دوست سید امیر حسین شاہ صاحب اختر نے رسول پاک اور مصطفیٰ آیات آہنگ پر روشنی ڈالی پھر جناب چودھری علی اکبر صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ آئی امیر جماعت احمدیہ جہلم نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم متعلقہ وراثت پر مبسوط تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل نے موجودہ زمانہ کے سیاسی تغیرات کے متعلق پیشگوئیوں پر لیکچر دیا۔ ازاں بعد جناب خادم صاحب نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عدل و انصاف کے متعلق تقریر کی۔ جس کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ آپ نے عدل و انصاف کی ہر دو اقسام "بین الاقوام عدل" اور "انفرادی عدل" کی تشریح فرمائی۔ اور ہر ایک کی متعدد امثال تاریخی طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال سے پیش فرمائیں۔

محمد سلیم سیکرٹری تعلیم

لجنہ اماء اللہ جہلم

۲۹؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ جہلم کا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت اہلیہ چودھری دوست محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد امیر بیگم صاحبہ بنت چودھری غلام حسین صاحب نے بعنوان "حضور پُر نور کا اسوۂ حسنہ" مضمون پڑھا۔ عاجزہ نے ایک مضمون بعنوان "پیارے رسول کی پیاری باتیں" پڑھا۔ ایک مضمون سردار بیگم صاحبہ بنت مستری فتح دین صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں پر" پڑھا۔ پروین اختر صاحبہ نے ایک مضمون بعنوان "بانیٔ اسلام کا ایک بہت بڑا احسان" پڑھا۔ نذیر بیگم صاحبہ نے ایک مضمون جس کا موضوع حضور کی سادہ زندگی تھا۔ پڑھا۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ نے ایک مضمون بعنوان "شان محمدؐ" پڑھا۔ عزیزہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت چودھری شمشیر علی صاحب نے مضمون بعنوان حضور پُر نور کا عورتوں سے نیک سلوک پڑھا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے ایک مضمون "حضور کی ازدواجی زندگی پر" پڑھا۔

اہلیہ چودھری علی اکبر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم

کپورتھلہ

کوٹھی ڈاکٹر محمود علی صاحب کے احاطہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ صدر جلسہ جناب سردار ادبیل سنگھ صاحب پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ تھے اور سامعین میں ہر مذہب کے آدمی شامل تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد خان عبدالمجید خانصاحب پنشنر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور سیرت پر مضمون پڑھا جو راستبازی اور دیانت و امانت سے متعلق تھا۔ بعد ازاں سید عبدالمجید صاحب پنشنر جج ہائی کورٹ نے لین دین کے بارے میں سیرت نبویؐ اور تعلیم پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد خاکسار نے ورثہ کے بارے میں اسلامی اصول اور ان کی حکمت بیان کی پھر مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ جو نہایت کامیاب رہی۔ پرنسپل صاحب نے صدارتی تقریر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور سیرت کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اسلامی تعلیم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیاب زندگی کو اسوہ قرار دے کر ہر مذہب و ملت کو دعوت عمل دی۔ خاکسار محمد احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ

راولپنڈی

۲۹؍مارچ ۱۹۴۲ء ۳½ بجے بعد دوپہر میونسپل گارڈن راولپنڈی میں ہندو مسلم احباب کا سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے متعلق جلسہ زیر صدارت ملک محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک ریلوے شیڈ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ازاں بعد جناب پنڈت امی چند صاحب شرما۔ جناب گیانی پریم سنگھ صاحب۔ جناب ماسٹر بدھ سنگھ صاحب۔ جناب ماسٹر دیوان چند صاحب سیکرٹری برہمو سماج و پنڈت دیوان چند صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ سردار نرنجن سنگھ صاحب نے ایک تاریخی واقعہ پنجابی نظم میں سنایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ مولوی عبدالغفور صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی "تقضاء" "ورثہ" "لین دین" "حصول علم" سچائی اور راستبازی کے متعلق تعلیم پر اختصار کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ نہایت مؤثر پیرایہ میں تقریر کی۔

خاکسار خواجہ عنایت اللہ سیکرٹری تبلیغ

سرگودھا

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مردوں اور عورتوں کا الگ الگ ہوا۔ مردانہ جلسہ بیرون شہر باغ میں ہوا۔ مقررین مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی، سادھو سروپ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ قریشی عبداللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی اور حافظ عبدالعلی صاحب بی۔ اے علیگ تھے۔ عورتوں کا جلسہ اندرون شہر ہوا۔ جس میں ۸ تقریریں مختلف مضامین پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہوئیں۔

خاکسار فضل احمد امیر جماعت احمدیہ

گورداسپور

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ گورداسپور منعقد ہوا جس میں صدر کے علاوہ خاکسار اور سردار بھاگ سنگھ صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور و لالہ پٹ وری مل صاحب پلیڈر گورداسپور نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں ایک مخالف مولوی نے گڑبڑ ڈالی۔ مگر رپورٹ ہونے پر انچارج صاحب تھانہ شیخ نصیر علی صاحب۔ دو ہیڈ کنسٹبل اور تین کنسٹبل لے کر موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور اس مولوی کو پکڑ کر تھانہ میں لے گئے۔ بعد میں کارروائی جلسہ جاری رہی۔

خاکسار عبداللہ خان اختر جتوئی

لجنہ اماء اللہ ڈسکہ

بمکان مسجد احمدیہ ڈسکہ میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت محترمہ کنیز زینب صاحبہ بیگم چودہری شکر اللہ خان صاحب رئیس اعظم ڈسکہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد افتتاحی تقریر چودہری شکر اللہ خانصاحب نے کی۔ پھر خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر عاجزہ نے تقریر کی۔ خاکسار مریم صادقہ جنرل سیکرٹری

گنج

مسجد احمدیہ گنج میں زیر صدارت میاں جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بابو مختار احمد صاحب۔ عبدالحق صاحب۔ پروفیسر سردار سنتا سنگھ صاحب فورمین۔ مسٹر رامیشر کمار صاحب بی۔ اے اور شیخ نور احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

خاکسار نقیر اللہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت گنج

"الفضل" کا خطبہ نمبر صرف ڈیڑھ روپے میں
مستحق اصحاب فوری توجہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخیر بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ الفضل کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچوں کی قیمت میں سے ایک روپیہ فی پرچہ کے حساب سے کل رقم اپنی گرہ سے ادا فرمائیں گے بشرطیکہ اس قدر مستحق اصحاب بقیہ ڈیڑھ روپیہ خود ادا کریں۔ پس ہم اس اعلان کے ذریعہ غریب اور مستحق احمدی اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس زرین موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور ڈیڑھ روپیہ پیشگی ارسال کر کے "الفضل" کا خطبہ نمبر ایک سال کیلئے اپنے نام جاری کرالیں۔ یہ رعایت صرف نئے اور مستحق خریداروں کو دی جائیگی رقم اور درخواستیں بنام منیجر الفضل قادیان دارالامان ارسال کی جائیں۔

اعلان

محلہ دارالانوار میں متصل کوٹھی چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالمقابہ ایک قطعہ اراضی جو دو بڑی سڑکوں پر واقع ہے قابل فروخت ہے۔ نیز چند قطعات اور بھی قابل فروخت ہیں قیمت کا فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ سے کریں۔

چودہری حاکم دین دوکاندار قادیان

تڑپا دینے والی خبر

تعلیم بلا معلم ایسی کتاب جس سے ہر ایک انسان اعلیٰ درجہ کی انگریزی سیکھ سکے بمشکل دستیاب ہوتی ہے۔ چنانچہ صرف انگریزی ہی نہیں بلکہ سات زبانوں یعنی انگریزی اردو جرمنی۔ عربی۔ فارسی۔ اٹلی۔ فرانسیسی۔ پوری سات زبانوں کی اعلیٰ درجہ کی لیاقت نہایت ہی آسان طریقہ سے اور بہت ہی تھوڑے عرصہ میں پیدا ہو جائے۔ تو کسقدر حیرت انگیز بات ہے۔ تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں جن کے ختم ہونے پر اس قسم کی حیرت انگیز کتاب آپ کو دنیا کے کسی حصہ میں کسی قیمت پر ہرگز ہرگز نہیں مل سکتی قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

مرآۃ السلاطین اس میں روئے زمین کے بادشاہوں کی پاکیزہ اور اصلی تصویریں اور ان کے نہایت ہی دلچسپ اصلی حالات۔ دنیا کی مشہور عمارتوں کے خوبصورت نقشے۔ ان کے اصلی حالات معہ تاریخ و جغرافیہ جسکو دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ دنیا میں یہ پہلی ضخیم کتاب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت صرف تین روپے۔ نوٹ:۔ ہر دو کتب کے خریدار کو چھ روپیہ کی بجائے پانچ روپیہ آٹھ آنہ میں ملے گی۔

پتہ:۔ تمام درخواستیں بنام منیجر مستنصر پریس فرید آباد ضلع گوڑگانواں محلہ سید واڑہ

فقہ احمدیہ حصہ اوّل

اسلام کی بنیادی باتیں۔ عقائد توحید رسالت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اور مسائل ولادت و طہارت کا مفصل بیان حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ نے فقہ احمدیہ میں عام فہم طریق پر لکھا ہے۔ یہ کتاب مدرسہ احمدیہ عربی اور نصرت ہائی سکول میں بطور کورس پڑھائی جاتی ہے۔ جو اس کے مفید ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ دس روپے دو آنہ کی ستائیس۔ پانچ کی تیرہ۔ پونے تین کی چھ اور پونے دو روپے کی چار کتابیں علاوہ محصول ڈاک منگوائیں۔ فی کاپی آٹھ آنے۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کے لیے "کلید ترجمہ قرآن مجید" اور حدیث شریف کا ترجمہ سیکھنے کیلئے "اسلامی اخلاق" کا مطالعہ فرمائیں۔

المشتہر حکیم عبداللطیف شاہد۔ منشی فاضل۔ ادیب فاضل قادیان دارالامان (پنجاب)

دواخانہ خدمتِ خلق کے تریاق اور اکسیریں

(۱۲½ فیصدی رعایت یکم اپریل ۴۲ء سے ۷ر اپریل ۴۲ء تک)

مجلس شوریٰ پر آنے والے دوستوں کے لئے دواخانہ خدمت خلق نے ادویہ کی قیمتوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ اُمید ہے۔ کہ احباب اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ شافکن۔ ملیریا کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ رعایتی قیمت ۱۴ر
۲۔ تریاق کبیر۔ گھر کا ڈاکٹر۔ امرت دہارا کی طرح کی دوا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۸ر۔ درمیانی شیشی ۸ر۔ چھوٹی شیشی ۸ر۔ رعایتی قیمت بڑی شیشی ۸ر۔ درمیانی شیشی عہ۔ چھوٹی شیشی ۷ر
۳۔ اکسیر نزلہ۔ پرانے نزلہ کیلئے بہترین دوا ہے قیمت یکصد قرص عہ رعایتی ۵ر
۴۔ اکسیر شباب۔ کھوئی ہوئی طاقت کیلئے اکسیر ہے قیمت تیس خوراک پانچ روپے رعایتی للعہ
۵۔ حبوب جوانی۔ مولد جوہر حیات قیمت ۵۰ گولیاں رعایتی قیمت
۶۔ معجون مقوی۔ حرارت غریزی کے بڑہانے اور طاقت کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت چار تولے ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ر
۷۔ زوجام عشق۔ طاقت کی بہترین اکسیر ہے قیمت درجہ اول ۴۰ گولیاں چھ روپے۔ درجہ دوم ۴۰ گولیاں چار روپے۔ رعایتی قیمت درجہ اول پانچ روپے درجہ دوم سہ
۸۔ حب مروارید عنبری۔ اعضائے رئیسہ کیلئے بہترین دوا ہے قیمت ۸ گولیاں چار روپے رعایتی قیمت سے
۹۔ حب جند۔ ہسٹریا اور مالیخولیا کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے رعایتی قیمت تیرہ روپے دو آنے
۱۰۔ اکسیر جنین۔ اسقاط کیلئے بہترین دوا ہے قیمت ۱ تولہ چار روپے رعایتی قیمت سے
۱۱۔ ہمدرد نسواں۔ اٹھرا کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ رعایتی قیمت عہ
۱۲۔ معجون فوفل۔ سیلان الرحم کیلئے مفید دوا ہے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ۔ رعایتی ۱۴ر
۱۳۔ حب لسماک۔ خشک اور دمہ نما کھانسی کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عہ۔ رعایتی قیمت ۵ر
۱۴۔ حب گیساب۔ جن لوگوں کا خون کا دباؤ کم ہو جائے۔ ان کے لئے بہترین دوا ہے قیمت یکصد گولیاں عہ۔ رعایتی قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

وی برائے **وکٹری** (فتح)

اگر ریلوے ٹرینیں غیر ضروری پسنجر ٹریفک سے بھرپور رہیں۔ تو فوجی ضروریات کو کیسے پورا کر سکتی ہیں۔

آپ سفر نہایت ہی اہم ضرورت کے پیش نظر کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۲ر اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کا ایک بیان مظہر ہے کہ جرمنی نے ترکی کو الٹی میٹم دیدیا ہے اور ہرفان پاپن جرمن سفیر حسب ذیل شرائط لے کر آیا ہے:۔
(۱) ترکی یورپ کے نئے نظام میں حصہ لے
(۲) ترکی برطانیہ سے قطع تعلق کر لے۔
(۳) دردانیال کو جہازوں کے لئے کھول دیا جائے۔
(۴) جرمنی اس کے عوض وعدہ کریگا۔ کہ وہ ترکی پر حملہ نہیں کریگا۔ اور اس کی زمین پر بحری۔ بری اور فضائی جنگ نہیں لڑی جائیگی۔ علاوہ ازیں یونان کے بعض جزائر ترکی کو دیدیئے جائیں گے

واشنگٹن۔ ۲ر اپریل۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا موسم بہار میں جرمنی کا پرتگال پر حملہ بعید از امکان نہیں۔ گذشتہ اڑھائی سال کے تجربات کی بناء پر یہ چیز غیر متوقع نہیں سمجھی جاسکتی۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے سر سٹیفورڈ کرپس کی سکیم کو رد کر دیا ہے۔ میمورنڈم میں لکھا ہے کہ برطانوی جنگی وزارت کی تجاویز میں ایسے کئی نکات ہیں جو کم و بیش اطمینان بخش ہیں۔ لیکن سر سٹیفورڈ کرپس کے اس اعلان کے پیش نظر کہ برطانوی تجاویز کو بحیثیت مجموعی منظور کر لیا جائے۔ یا ٹھکرا دیا جائے۔ چونکہ اس سکیم کے چند نکات جزوی یا مجموعی طور پر ہمیں نامنظور ہیں۔ اس لئے ہندو مہاسبھا کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ اس سکیم کو ٹھکرا دیا جائے۔ اس سکیم کا ایک اہم نکتہ وہ حق ہے جو انڈین یونین یا فیڈریشن سے علیحدہ ہونے کے متعلق برطانوی ہند کے صوبوں کو دیا گیا ہے۔ ہندو مہاسبھا کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہندوستان ناقابل تقسیم ہے

لنڈن۔ یکم اپریل۔ جولائی ۱۹۴۱ء کے بعد آج پہلی دفعہ جبرالٹر کی چٹان پر ہوائی حملہ کیا گیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کئی بم گرائے۔ مگر ان سے نہ کوئی نقصان ہوا۔ اور نہ ہی اتلاف جان۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ چنگنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ٹونگو کو خالی کر دیا گیا ہے۔ اس اطلاع میں مزید بتلایا گیا ہے کہ جاپانی حملے متواتر پانچ روز تک جاری رہے جس کی وجہ سے چینی پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے۔ ٹونگو کی چینی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے مارشل چیانگ کائی شیک کو اطلاع دی ہے کہ ۲۴ر اور ۲۹ر مارچ کے درمیان اس محاذ پر پانچہزار فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔

پشاور۔ یکم اپریل۔ پنجاب اور شمال مغربی سرحد کے علاقہ میں اندرونی حفاظت کی مشق آج شروع ہو گئی۔ سارے علاقہ میں روشنی پر سخت پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ روشنی پر پابندیوں کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کے گزٹ میں بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ میدان میں نہ آگ جلائی جائے اور نہ آتشبازی چلائی جائے۔ یہ حکم سارے صوبہ پنجاب کے لئے ہے۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ سکھ آل پارٹیز کمیٹی نے برطانوی سکیم کے متعلق سر سٹیفورڈ کرپس کو جو میمورنڈم بھیجا ہے اور جس میں انہوں نے سکھوں کی طرف سے اسے قبول کرنے سے انکار کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یہ تجاویز ہمیں اسلئے ناقابل قبول ہیں کہ بجائے اسکے کہ ہندوستان کی یک جہتی کو برقرار رکھا جاتا اور اسے مضبوط کیا جاتا۔ اس میں صوبوں کی علیحدگی۔ اور پاکستان کے آئین کا انتظام کر دیا گیا ہے، اور اس طرح سکھ پنتھ کے کاز سے افسوسناک تغافل کا ثبوت بہم پہنچایا گیا ہے۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں تمام سیاسی قیدیوں اور نظربندوں کی غیر مشروط اور فوری رہائی کے متعلق مسٹر اے۔ سی دتا کا ریزولیوشن ۲۷ اور ۱۶ ووٹوں کی نسبت سے گر گیا مسلم لیگ پارٹی اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ممبر غیر جانبدار رہے۔ اور یوروپین گروپ نے حکومت کے ساتھ رائے دی۔ ہوم ممبر نے ہاؤس کو مطلع کیا کہ حکومت ہند کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے تمام صوبائی حکومتیں مختلف قیدیوں کے کیس پر غور کر رہی ہیں۔ نتائج کا ابھی تک علم نہیں ہوا۔

لنڈن۔ ۲ر اپریل۔ چینی اور برطانوی فوجیں مانڈلے کے جنوب میں جاپانی فوجوں کی سخت مزاحمت کر رہی ہیں۔ اتحادی فوجیں سٹیانگ کے محاذ پر مانڈلے سے بیس میل جنوب میں لڑتی ہوئی پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ "سٹیٹسمین" نے لکھا ہے کہ ڈیفنس ممبر ہندوستانی بنا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں جنرل ویول کا ویسا ہی کنٹرول ہو۔ جیسے آسٹریلیا میں جنرل میکارتھر کا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس کی طرف سے برطانوی سکیم کو رد کئے جانے سے پہلے سر کرپس پنڈت نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد سے ملیں گے۔ اور غالباً اس میں جنرل ویول بھی شامل ہوں گے۔

سڈنی۔ یکم اپریل۔ اس بات کا بھاری امکان پایا جاتا ہے۔ کہ جاپانیوں کو نیوگنی میں روک دیا جائیگا۔ ملبورن کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کوپنگ پر بمباری اور پورٹ مورسبی پر ہوائی حملوں کے دوران میں جاپان کے ۱۵ جہازوں کو تباہ کر دیا گیا۔

وشی۔ یکم اپریل۔ روسی فوجوں نے شمال جنوب اور مشرق تین اطراف سے خارکوف کے علاقہ میں حملہ کر دیا ہے۔ شہر کے جنوب شمال میں دریائے خارکوف کے کنارے زبردست لڑائی ہو رہی ہے، روسی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ لینن گراڈ کی طرف جانے والی ریلوے پر قبضہ کر کے جرمنی کے ذرائع رسل و رسائل کو کاٹ دیں۔

ٹوکیو۔ یکم اپریل۔ سائیگان۔ کوکون اور باقی ماندہ جنوبی فرانسیسی ہند کے شہروں میں روشنی پر سے پابندیاں ہٹا لی گئی ہیں۔ جاپانی حلقوں نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ دشمن کی ہوائی طاقت بہت کم ہو گئی ہے۔

ماسکو۔ یکم اپریل۔ اخبار پروداکا نامہ نگار کالینن کے محاذ سے لکھتا ہے کہ ہمارے ایک فوجی دستے نے دو دن کی بڑی سخت لڑائی کے بعد دشمن کے قبضہ سے ۴۳ آباد علاقے چھین لئے اور جرمنوں کو پسپا ہونا پڑا۔ ہر علاقہ کی لڑائی میں سینکڑوں جرمن افسر اور سپاہی مارے گئے روسی فوجوں نے بہت سی مشینوں۔ مشین گنوں اور بارود و اسلحہ کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کے کچھ افسروں۔ اور سپاہیوں کو قیدی بھی بنا لیا گیا۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجیں شمال مغربی محاذ پر روسیوں کی لائنوں اور مختلف مورچوں کو توڑنے کے لئے سخت کوشش کر رہی ہیں۔ اس محاذ کے کئی مورچوں پر سخت لڑائی ہو رہی ہے لیکن جرمنوں کو ہر جگہ روک لیا گیا ہے۔

لنڈن۔ یکم اپریل۔ واشنگٹن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ امریکہ کی ۳۵ ہزار فیکٹریوں کی لام بندی کے سوال پر غور کیا جارہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کے لئے جس سامان کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کا پچاس فیصدی حصہ ان فیکٹریوں میں تیار ہوتا ہے۔

لاہور۔ یکم اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت پنجاب نے قانون جاگیرات ۱۹۴۱ء کے ماتحت ساٹھ اصحاب کیلئے اڑھائی اڑھائی سو روپیہ ماہوار کی جاگیریں مقرر کر دی ہیں۔ یہ جاگیریں تاحیات جاری رہیں گی۔ بشرطیکہ جاگیردار کا طرز عمل اچھا رہے، اور وہ ملک معظم کا وفادار رہے۔ یہ جاگیریں ۳۱ مسلمانوں اور ۲۹ ہندوؤں اور سکھوں کو دی گئی ہیں۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ سر سلطان احمد نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوؤں کے قانون شادی اور قانون وراثت کے متعلق دو بل تیار کر لئے گئے ہیں۔ جو حکومت کے زیر غور ہیں۔ اور عنقریب گزٹ میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ برما کے مغربی ساحل کے علاقہ میں وبائیں پھوٹ پڑی ہیں۔ خصوصاً اکیاب کے علاقہ میں خوفناک ہیضہ پھیلا ہوا ہے ✽

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)